39505-فائدہ (سود) کے ساتھ قرض

سوال

حکومت نے خاص کر یونیورسٹیوں سے فارغ ہونے والے بے روزگار نوجوانوں کے روزگار اور سرمایہ کاری کے لیے کچھ رقم مختص کر رکھی ہے، اور اس مال کا حصول دو اجزا میں مقسم ہے :

پہلا جزء تو بنک کی جانب سے 30% مال کی سرمایہ کاری نوجوانوں کو روزگار دینے اور اسے پانچ برس کے اندر بغیر کسی فائدہ (سود) کے واپس کرنا ہے.

اور دوسرا اجزء حکومتی بنک کی جانب سے 70% مال کی سرمایہ کاری ہے اور اسے پانچ برس کے اندر 4% فیصد فائدہ کے ساتھ واپس کرنا ہے، اس مال کے حصول کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

پہلی شکل اور صورت میں تو مال کے حصول اور سرمایہ کاری کرنے میں کسی بھی قسم کا کوئی اشکال نہیں پایا جاتا، کیونکہ یہ قرضہ حسنہ ہے.

لیکن دوسری قسم حرام کردہ سودی قرض ہے، چاہے فائدہ کا حجم اور تناسب کتنا بھی ہو یہ حرام ہے.

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(ہر وہ قرض جس میں زیادہ کی شرط رکھی گئی ہو وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے).

ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس پر سب متفق ہیں کہ ادھار اور قرض لی گئی رقم میں اگر ادھار دینے والے نے ادھار لینے والے کے لیے زیادہ یا ہدیہ دینے کی شرط رکھی ہو اور اس پر اس نے ادھار لیا تو اس پر زیادہ لینا سود ہو گا.

اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا گیا ہے کہ : انہوں نے ایسے قرض سے منع کیا جو اپنے ساتھ کوئی منفعت لائے، اور اس لیے کہ یہ معاہدہ رحم دلی اور قربت کا معاہدہ ہے (یعنی قرض کا) لہذا جب اس میں زیادہ کی شرط رکھی جائے تو یہ اپنے موضوع اور مقصد سے نکل جاتا ہے). دیکھیں المغنی لابن قدامۃ (436/6).

لہذا اگر تو آپ کے لیے پہلی قسم میں شرکت کرنا ممکن ہو تو جو کچھ ہم نے اس کی اباحت میں ذکر کیا ہے اس کی بنا پر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور اگر آپ کے لیے ایسا کرنا دوسری قسم کے ساتھ مشروط ہے کہ آپ دوسری قسم میں بھی شریک ہوں تو پھر شراکت حرام ہوگی.

واللہ اعلم.